URDU Gif Format

نجدی پیشواؤں کے کفریات
پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں

سل السیوف الہندیہ
علٰی کفریات بابا النجدیہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک

رسالہ

سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ

۱۳۱۲ھ

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر چلتی ہوئی ہندی تلواریں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۰: ازبدایوں مرسلہ مولٰینا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولٰی ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰنا مرجع الفتاوٰی والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب!

اللّٰھم ادم افاضاتھم وافاداتھم، السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلیدِ ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو مقلد دیکھیں مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنّفِ تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و ایضاح الحق وغیرہ و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اور اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشوایانِ مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو اجر حاصل کرو۔ ت)

الجواب

الحمد للّٰہ علی دین الاسلام والسلام علی نبی السلام سلام السالمین بعون السلام وعلی

اٰلہٖ وصحبہٖ فی دار السلام، ایّہا المسلمون! پیش از جواب اتنا عرض کروں کہ اس تحریر سے مقصود دو۲ امر ہیں:

اوّلاً عام مسلمین و برادرانِ دین پر اظہارِ مبین کہ مذہبِ وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور ان کا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد و قائل۔

ثانیاً گروہِ وہابیہ پر حرفِ ہدٰی و خوفِ خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضلِ مبین کے پیچھے جاتے ہو، تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے ؎

بروزِ حشر شود ہمچو صبح معلومت　　کہ باکہ باختۂ عشق در شبِ دیجور

(صبح کی حشر میں تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے (لَو لگائے۔ ت)

غصے سے کام نہیں چلتا، ہٹ دھرمی سے مذہب نہیں سنبھلتا، انما اعظکم بواحدۃ[1] (میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ ت) ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایتِ امام و حمیّتِ جاہلیت سے جُدا ہو کر للہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجئے، کتب کتابوں کے نشانِ صفحات بتا دیئے ہیں جس میں شبہہ ہو تطبیق کر لیجئے، پھر اگر نگاہِ انصاف میں تمہارے مذہب و امامِ مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات و ضلالات پر اصرار نہ کرو، بددین کی پیروی کا دم نہ بھرو، اور اگر طاقتِ جواب ہے تو کیوں پیچ و تاب ہے، یہیں گو و ہمیں میدان، انکارِ حق سے کیوں خائف و ترساں، آدمی بن کر اور کی سُنی اپنی کہی، ایک مکابرہ [illegible] ایک نمونہ لیجئے، اس سے خارج ہو تو اور سُننا ہے اُس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلئے یہاں تک کہ حق ایک طرف کُھل جائے، جیّد و ردی میزانِ عمل میں تُل جائے، اے رب میرے! ہدایت فرما انک انت السمیع القریب، وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب (تو قریب و سمیع ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے، اسی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹتا ہے۔ ت) بلاشبہہ گروہِ مذکور اور اس کے پیشوا سطور پر بوجوہِ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم، اور حسبِ تصریحاتِ جماہیر فقہائے کرام اصحابِ فتاوٰی اکابر و اعلام ان پر حکمِ کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں کیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلماتِ کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو دفتر درکار، خود ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتابِ آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے صریح کافر بُت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے ورود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمّی بنامِ تاریخی الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لکھا اور اس میں بطورِ نمونہ ان کے ستر کفریات کا شمار کیا کہ بحوالۂ کتاب و صفحہ ان کے پیشوا کی کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر ائمہ کرام و علمائے عظام کی تصانیف سے اسی طرح بہ نشانِ صفحات اُن باتوں پر حکمِ کفر مع ترجمہ لکھے۔ بحمد اللہ تعالٰی اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں سے صفحہ کے

---

[1] القرآن الکریم ۳۴/ ۴۶

16 نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھائے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں:

(۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاوی قاضیخان (۸) بحر الرائق (۹) نہر الفائق (۱۰) اشباہ والنظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجمع الانہر (۱۴) شرح وہبانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی (۱۷) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامہ عبد الغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابو اللیث (۱۹) فتاوی ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاوی خلاصہ (۲۱) فتاوی بزازیہ (۲۲) فتاوی تاتارخانیہ (۲۳) مجمع الفتاوی (۲۴) معین الحکام علامہ طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزانۃ المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواہر اخلاطی (۲۹) تکملہ لسان الحکام (۳۰) الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی عیاض المالکی (۳۲) شرح الشفا ملا علی قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی (۳۴) شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری (۳۶) شرح العقائد العضدیہ محقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامۃ السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی (۳۸) الدر الثمین شاہ ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا، اور نیز اس میں مدد لی گئی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد النسفی علامہ سعد تفتازانی و میزان الشریعۃ الکبری امام عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل اولیاء ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب، یہاں تک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہری آنجہانی وغیرہا سے، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کروں،

کفریۂ اوّل، تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰،

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔"[1]

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالٰی کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں، ہاں حاصل کرلینے کا اختیار رکھتا ہے۔ یہاں صراحۃً اللہ تعالٰی کی طرف

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۲۰،

جہل نسبت کیا اور اس کے علمِ قدیم کو ازلی نہ ماننا اور اُس کی صفت کو اختیاری جاننا، یہ تینوں باتیں صریح کفر ہیں،
عالمگیری مطبع مصر جلد ۲ ص ۲۹۸، بحر الرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹، بزازیہ طبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳
جامع الفصولین مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹۸:

یکفر اذا وصف اللہ تعالٰی بما لایلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص۔[1]

جو اللہ تعالٰی کی شان میں ایسی بات کہے جو اُس کے لائق نہیں یا اُسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وُہ کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲:

لو قال علمِ خدائے قدیم نیست یکفر۔[2]

جو علمِ خدا کو قدیم نہ مانے وُہ کافر ہے۔

شرح عقائد نسفی طبع قدیم ص ۲۱:

الصادر عن الشیئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ۔[3]

جو کسی سے اُس کے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ ضرور حادث و نوپیدا ہوگا۔

فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ و شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۲۹۹ھ ص ۲۵:

صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالٰی۔[4]

اللہ تعالٰی کی سب صفتیں ازلی ہیں نہ وُہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق تو جو انھیں مخلوق یا حادث بتائے یا اُن میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفریہ دوم: بعض علماء دلیل لاتے ہیں کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا مثل یعنی تمام صفاتِ کمالیہ میں شریک و ہمسر اگر ممکن ہو تو معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین کی تکذیب لازم آئے۔ اس کے جواب میں شخص مذکور کا کلام سنئے، یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴:

بعد اخبار ممکن است کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود، پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی ان خبروں کو بھول جائے پس حضور علیہ السلام کی مثل کا وجود ممکن ہونا کسی طرح

---

[1] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸
[2] " " " " " " " " " " ۲/۲۶۲
[3] شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیہ قندھار افغانستان ص ۲۳
[4] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل بصفات الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵

تکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد از انزال ممکن است[1]

کی تکذیب کا سبب نہیں ہو سکتا جبکہ نزول کے بعد قرآن کا سلب ہو جانا ممکن ہے (ت)

یہاں صاف بے پردہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱:

من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحة بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع[2]

جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کا کذب جائز جاننے والا بالاتفاق کافر ہوا تو اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا!

کفر سوم: صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۶۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا:

روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیزہائے دیگر خواہم داد[3]

ایک روز اللہ تعالٰی نے اس حضرت کا دایاں ہاتھ اپنے دست قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی ایک بلند وبالا عجیب چیز حضرت کو پیش کرکے فرمایا تجھے یہ دیا اور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔ (ت)

ص ۱۴۳: مکالمہ و مسامرہ بدست می آید[4] (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

---

[1] رسالہ یک روزہ (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماہو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲۶۹/۲

[3] صراط مستقیم خاتمہ دربیان بارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴

[4] " ہدایت اربعہ دربیان ثمرات حب " " " ص ۱۴

ص ۱۵۱، کہ اسے کلام حقیقی ہم می شود (یعنی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت)

پھر اسے اپنے پیر وغیرہ کو نبی بناتا ہے۔

تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب طبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۳:

ہمکلامی با خدائے عزوجل محقق است بملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و غیر ایشاں را ہرگز میسر نمیشود، پس فرمائش ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آں است کہ ما ہم را پیغمبران یا فرشتہا سازند[2]

اللہ تعالٰی سے ہمکلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے خاص ہے، علیہم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہرگز یہ میسر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۹ "اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کا مدعی کافر ہے" فرمایا:

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلٰی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین[3]

اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلٰی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

اسی طرح شفا شریف میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اس میں ہے ص ۳۶۲:

وکذلک من ادعی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ وانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی الہ وسلم[4]

اسی طرح جو جھوٹا متصوف دعوٰی کرے کہ اللہ تعالٰی اسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

---

[1] صراط مستقیم باب سوم تکملہ دربیان سلوک ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۴۳

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیۃ ۲/۱۱۸ کے تحت مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۷۶

[3] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل " " " ص ۱۰۹

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۱-۲۷۰

خوروں سے اس معانقہ کے دعوی پر تو یہ حکم ہے رب العزۃ سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا!

کفریہ چہارم : تقویۃ الایمان ص ۱۲ :

"جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانئے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانئے۔"[1]

ص ۱۶ و ۱۷ : "اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانیو۔"[2]

ص ۱۸ : "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔"[3]

ص ۵ : "اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔"[4]

مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا رکن ایمان ہے یونہی اس کے انبیاء، ملائکہ، کتابوں، جنت، نار وغیرہا ایمانیات کا ماننا ان میں سے ہے جسے نہ مانے گا کافر ہوگا، ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحۃً انبیاء وغیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہوا کہ خود کفر ہے اور اللہ و رسول پر اس کے حکم کا افتراء دوسرا کفر۔ آیت بقرہ :

ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ○[5]

موضح القرآن : تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانیں گے۔[6]

آیت اعراف :

قال الذین استکبروا انا بالذی اٰمنتم کٰفرون ○[7]

موضح القرآن : کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔[8]

آیت آخر بقرہ :

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کلٌّ اٰمن باللہ وملٰئکتہ

موضح القرآن : مانا رسول نے جو کچھ اترا اس کو اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۰

[2] و [3] " " " " " " " " " ص ۱۲

[4] " " مقدمہ کتاب " " " ص ۵

[5] القرآن الکریم ۲/۶

[6] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۴

[7] القرآن الکریم ۷/۷۶

[8] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۲

وکتبہ ورسلہ[1]   اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔[2]

دیکھو اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، نبیوں سب کو مانا، یہ کہتا ہے "اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانیو۔" اگر اس کے کلام کے کچھ نئے معنے اپنے جی سے گھڑ لیے بھی تو اول تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنی!

شفاء شریف ص ۲۲۲ ؛

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل[3]   صریح لفظ میں تاویل کا دعوٰی مقبول نہیں۔

ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نری گھڑت ہے جو اُسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵ ؛

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے، معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"[4]

یہ نفیس فائدہ ہے ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی ہے۔

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۱۰۳ ؛

"اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"[5]

سبحٰن اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدتر جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ بھی کافر و دوزخی۔ کفی اللہ المؤمنین القتال[6] (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرما دی۔ ت)

---

[1] القرآن الکریم ۲/۲۸۵

[2] موضح القرآن   ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادر   تاج کمپنی لاہور   ص ۶۱

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی   الباب الاول فی بیان ما ھو حقہ صلی اللہ علیہ وسلم   المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ   ۲/۲۱۰

[4] تقویۃ الایمان   الفصل الخامس   مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور   ص ۳۹

[5] تذکیر الاخوان   حصہ دوم تقویۃ الایمان   الفصل الرابع   " " " " " " "   ص ۱۰۵

[6] القرآن الکریم ۳۳/۲۵

کفریہ پنجم: صراط مستقیم، بعض اولیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸:

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد و من وجہ محقق در شرائع۔[1]

صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے (ت)

ص ۳۹:

علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم می تواں گفت و ہم استاذ انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ الیست از شعب وحی کہ آں را در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر می فرمایند و بعض اہل کمال آں را بوحی باطنی می نامند۔[2]

اور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے۔ پس شرعی کلیات اور حکم و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اسی کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

ص ۴۰:

ہمیں معنی را بامامت و وصایت تعبیر میکنند۔[3]

اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ص ۴۱:

لابد او را بحافظے مثل محافظت انبیاء کہ مسمّی بعصمت ست فائز مے کنند۔[4]

ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲:

نہ دانی کہ اثبات وحی باطنی و عصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت

یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور عصمت کو غیر انبیاء کے لیے ثابت کرنا خلاف سنت اور

---

[1] صراط مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۲

[2] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۳۴

[3] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ص ۳۵

[4] ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍

است و نزائی کار باب این کمال از عالم منقطع شده اند[1]

از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں (ت)

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیالی اولیاء کو احکام شریعت بے وساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وحی باطنی سے پہنچتے ہیں وہ احکام شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکام شریعت میں ہی کیا کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھاسکے کہ یہ لوگ مجتہدین امت سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچا ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق وکمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنانا کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۳۳۳؛

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست[2]

شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۱۴۰؛

آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید دروغیست پر بیہودہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ[3]

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بیہودہ بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے۔ (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵؛

الامام عندھم ھو المعصوم المفترض

رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اس کی

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۹

[2] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۴۹

[3] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۷۹

طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبي فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى [1]

اطاعت فرض ہو اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا برا کرے۔

دیکھو یہی امامت ذی عصمت، ذی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں۔ شفا شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعوی کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

کفریہ بستم: صراط مستقیم ص ۹۵: [2]

صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد [2]

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے (ت)

یہ صراحۃ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی آلہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور ان کی شان میں ادنی گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرحوں میں ہے۔ للہ انصاف! بدرجہا بدتر کہنا درکنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کو گدھے یا کتے سے صرف تشبیہ ہی دے کر تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی! کیا تم اسے صریح شدید گستاخی نہ کہو گے۔ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو تو جانو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی آلہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون [3] (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

---

[1] الدر الثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

[3] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابًا مھینًا۔[1]

اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

اور یہ وجہ خبیث خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا خیال آئے گا تو عظمت کے ساتھ اور اس کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کے لزوم کو تنگ پہنچانے کے لئے بوجوہ کافی کہ اسی بنا پر التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ، پچھلے قعدہ میں اللھم صل علٰی محمد و اٰل محمد، ہر رکعت میں صراط الذین انعمت علیھم یوں ہی نمازوں میں وہ سورۃ و آیت جن میں حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم یا کسی نبی یا ملک یا کسی نیک بندے یا کعبہ وغیرہ معظمات دینیہ کا ذکر یا خطاب ہے، خلاصہ یہ کہ الھٰکم التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذ اللہ شرک کی راہ ہوا اور شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ معاذ اللہ اُن شرکیات کی واجب وسنت وجائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر عامل رہے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳،

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ۔[2]

ہر شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ دہلوی طبع صدیقی ص ۲۱۰،

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وسلم تنویھا بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ۔[3]

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلند ہونے اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق کا ایک حصہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶ :

خواجہ محمد اشرف درزشی نسبت رابطہ نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا

خواجہ محمد اشرف ورزکشی نے رابطہ (تصور شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نماز میں

---

[1] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۱

[3] حجۃ اللہ البالغہ الامور التی لابد منہا فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۲/ ۶

مسجود خود میدانند و بینند و اگر فرضا نفی کنند منتفی نمیگردد محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب ست از ہزاران یکے را مگر بدہند صاحب این معاملہ مستعد تمام المناسبۃ ست بتحمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب مساجد را نفی نہ کنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند[1]

میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اسی رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے، اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت رکھنے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرلے گا وہ لوگ رابطہ (تصور شیخ) کی نفی کیوں کرتے حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادتمندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ (شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہر وقت اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)

سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا کہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر، تف بر دہن کافروش! کہ اُن کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے ذوق تصور بلکہ ہمہ تن اُس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور کہاں شیخ طریقت وہ قاسم نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اُسی صورت کا سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلۂ عبادت ہے نہ مسجود لہ، جو اس قبلہ سے پھرا وہ بے دولت تباہ ہوا اُس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے اب یہ دو بول یہ قول باہم لڑتے ہیں کفر و شرک کے معاتب پڑتے کوٹتے ہیں، دیکھئے دہلی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں اُدھر جھکاتے یا اِدھر ڈالتے ہیں ؎

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ خواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/ ۴۶

یا دامن یار رفت از دست   یا این دل زار رفت از دست

(یار کا دامن ہاتھ سے گیا یا یہ آزردہ دل ہاتھ سے گیا۔ ت)

کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر م لو کانوا یعلمون ۱؎ — مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

کفریہ ہفتم: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وفات پائے گا زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی۔ تقویۃ الایمان ص ۳۲ پر حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا،

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہ جائیں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاویں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر۔" ۲؎

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا، خروج دجال لعین و نزول حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی۔ تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی نقل کئے اور ان کا ترجمہ کیا ہے،

"نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسٰی بیٹے مریم کو سو ڈھونڈے گا اس کو پھر بھیجے گا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اس کو۔" ۳؎

باایں ہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا،

"سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔" ۴؎

اب نہ خروج دجال کا انتظار نہ نزول مسیح درکار، ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر بت پرست بنانے کو ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی، یہ حکم کھلا اپنے اور اپنے تمام پیروؤں کے کفر و شرک کا اقرار ہوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب

۱؎ القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

۲؎ تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص۳۲

۳؎ " " " " " " " " ص۳۱

۴؎ " " " " " " " " ص۳۰

کافر بت پرست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل، اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔

خلاصہ و تکملہ لسان الحکام علامہ ابراہیم الحلبی مطبوعہ مصر ۱۲۹۹ھ ص ۵۵؛

فی النوازل رجل قال انا ملحد یکفر[1] — نوازل میں ہے جو اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹؛

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا[2] — جو مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائیگا اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

پھر اس میں تمام اُمت کو کافر بنایا یہ دوسرا کفر ہے۔ شفاء شریف کی عبارت ابھی سن چکے، غرض اُس کی کتابوں میں ایسے کفریات بکثرت ہیں بلا مبالغہ صدہا نہیں ہزارہا وجہ سے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ یا دیگر تحریرات مثلاً البارقۃ الشارقۃ علٰی مارقۃ المشارقۃ وغیرہا مطالعہ کرے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کے پیرو اس کے ہم مذہب اُس کے کلمات کی تصحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشوا و مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر بھی عائد۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کلمۂ متفق علیہ کی فصل میں منقول: مطبع مصر[3]؛

من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر[4] — جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو جائے اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اچھا کہے یا راضی ہو کافر ہو جائے۔

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۲۳؛

من حسن کلام اہل الاھواء وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل کفر المحسن[5] — جو بدمذہب کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل کا کفر تھا تو یہ اچھا جاننے والا کافر ہو گیا۔

پھر ان کی عادت دائمی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں مشرک بتائیں بلکہ احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ ان پر لزوم کفر کے لئے بس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷؛

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما — حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۶

[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۷۹

[3] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۶

[4] بحر الرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۴

(زاد مسلم) ان کان کما قال والا رجعت علیہ[1]

وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا سچ کافر تھا تو خیر ورنہ یہ لفظ کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶،

کذلک یا مشرک ونحوہ[2]

اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہا کہ جسے کہا وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا۔

ہم نے الکوکبۃ الشہابیۃ اور نیز النھی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید میں ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقریر الایمان اس دعوی کی موید۔ عالمگیری[3] ج ۲ ص ۲۷۸، ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۹۸، جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص ۶۵۱ دونوں فصول عمادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۱۴۰ و ۱۵۶، احکام حاشیہ درر وغرر سے، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ قاضی خان سے، ردالمحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۳ نہر الفائق سے، درمختار ص ۲۹۳، شرح وہبانیہ سے خزانۃ المفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، بزازیہ ج ۳ ص ۳۳۱،

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بھذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر[4]

اس قسم کے مسائل میں فتوی کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رُو سے اُسے کافر سمجھتا ہے اس بناء پر یوں کہا تو کافر ہوجائے گا۔

درمختار، بہ یفتی[4] اسی تفصیل پر فتوی ہے۔ پر ظاہر کہ یہ لوگ اپنے مذہب واعتقاد کی رُو سے مسلمانوں کو

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۵۷/۱

[2] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ النوع الرابع مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲۳۶/۲

[3] فتاوی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۸/۲

الحدیقۃ الندیۃ النوع الرابع من الانواع الستین السب الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲۳۶/۲

شرح النقایۃ للبرجندی کتاب الحدود نولکشور لکھنؤ ۹۸/۴

ردالمحتار باب التعزیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۸۳/۳

[4] درمختار مطبع مجتبائی دہلی ۳۲۷/۱

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہا میں جا بجا مصرح، تو حسب تصریحات مذکورۂ فقہائے کرام ان پر لزوم کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی الاکید والکوکبۃ الشہابیہ وحصہ اول مجلد ششم العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ الکبراء البلد الامین شیخنا وبرکتنا وسیدنا وقدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنا بہ وقدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی، ان گمراہوں کی نسبت تصریحاً ارشاد فرمایا، ص ۲۶:

هٰؤلاء الملحدة المکفرة للمسلمین[1]

یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقۂ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۷ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے،

الملحد اوسع فرق الکفر حدًّا[2]۔

ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا، ص ۳۰:

امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثهم فناظروهم فوجدوهم ضحکة ومسخرة کحمر مستنفرة فرت من قسورة ونظروا الی عقائدهم فاذا هی مشتملة علی کثیر من المکفرات[3]

مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو ان کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے ان مُلّاؤں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ نرے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو ان میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۴۲ سے ۵۰ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقۂ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے ان میں بھی جا بجا ان کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اُسی میں ان کے

---

[1] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ مکتبہ دار الشفقت ترکی ص ۲۸

[2] ردالمحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۲۹۶

[3] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ مکتبہ دار الشفقت ترکی ص ۴۳ و ۴۴

حکم اوّل شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ہے۔

فبهت الذی کفر[١] مدہوش ہو گیا کافر۔

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم، اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔

نسأل الله تعالٰی العفو والعافیة فی الدین والدنیا والاٰخرة۔ ہم اللہ تعالٰے سے دین، دُنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں (ت)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالٰے کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام متکلمانِ اسلام محتاطین کلمۂ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلٰوۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اور سخت و شدید ایذائیں پاتے اس طائفہ تالفہ کے پیرو پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر سچے مسلمانوں خالص سُنیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سُنتے ایسی ناپاک و غلیظ گالیاں کھاتے ہیں بایں ہمہ شدّتِ غضب دامنِ احتیاط اُن کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ اُن نالائق وہابی خباثتوں پر قوّتِ انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقیر غفر اللہ تعالٰے لہ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں کیا اور وہاں بھی باآنکہ اسی امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکانِ کذب میں اٹھتّر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا حکمِ کفر سے کفِ لسان ہی لیا۔

بالجملہ اس طائفہ خسران کے پیشواؤں کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اُس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مرید اور اُن کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اُس خبیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلماتِ کفر اعلٰی درجۂ تواتر پر ہیں پھر اگرچہ ہم بپاسِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں اُن کے خسار و بوار کو یہی کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہِ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں:

انه یصیر مرتدا علی قول جماعة وکفی بهذا خسارا وتفریطا[٢]۔ وہ ایک جماعت کے قول پر مرتد ہو جائیگا اور یہ اس کے خسارہ اور سرکشی کو کافی ہے (ت)

---

[١] القرآن الکریم ٢/٢٥٨

[٢] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبہ دار الشفقہ استنبول ترکی ص ٣٦٢

اللہ عزوجل پناہ دے اور دینِ حق پر دنیا سے اٹھائے، آمین! والحمد للہ رب العٰلمین، واللہ سبحٰنہ و تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الحمد للہ جوابِ مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض نفائس زیادات کہ غرہ جمادی الاٰخرہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز وانجام ہوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی ووافی کلام ہوا، لہٰذا بلحاظِ تاریخ ۱۳۱۲ھ **سل السیوف الہندیۃ علٰی کفریات بابا النجدیۃ** نام ہوا، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ
بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وسلم

حنفی قادری برکاتی بریلوی
۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰی احمد رضا خان سنی

---

[1] قال الصاحب جمال الدین بن مطروح ؎

ان کان بابا کم بذا راضیا
فربّ غش قد اتی من نصیح

وقال غیرہ ؎

ورام بابا کم ما ورا
فاخطأت فطنۃ المقادر

نقلہما فی حرف الباء من فوات الوفیات ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (م)

الصاحب (جمال الدین بن مطروح) نے کہا،
اگر تمہارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات کھوٹا بھی کھری آواز دیتا ہے۔
اور کسی دوسرے نے کہا،
تمہارے بابا نے کسی ماورا کا قصد کیا تو پیمانوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔
دونوں شعر فوات الوفیات کے حرف باء میں اس نے نقل کیے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)